مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میں عرصہ 30 سال امریکہ میں رہا، جہاں پر میرے ایک پاکستانی لڑکی جو پڑھائی کے سلسلے میں آئی تھی ناجائز تعلقات رہے۔ کیونکہ میں امریکی شہری ہوں اس لئے وہ میرے گھر پر بطور paying guest رہتی تھی۔ وہ مجبور تھی اور میں نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس سے ناجائز تعلقات تقریبا عرصہ 10 سال تک رہے، جس سے دو بیٹیاں پیدا ہوئی، ہمارا نکاح نہیں ہوا تھا، میں ان بچیوں کا خرچہ وغیرہ دیتا رہا ہوں۔ وہ خاتون امریکہ میں ہی سیٹلڈ (رہائش پذیر) ہے، اب مجھے معلوم کرنا ہے کہ آیا میری وفات کے بعد یہ دونوں بچیاں جو میرے نطفہ سے ہیں، کیا میری میراث کی شرعی لحاظ سے حقدار ہونگی؟

اگر میں اب چپکے سے اس عورت سے نکاح کرلوں تو اس صورت میں کیا بچیاں میری وارث ہونگی؟

برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں جواب دیا جائے؟

الجامعۃ الاشرفیہ
دارالافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

واضح رہے کہ بغیر نکاح کے عورت کے ساتھ زنا کرنے کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوئی ہے وہ آپ کی اولاد ہرگز شمار نہ ہو گی، کیونکہ زنا سے پیدا شدہ اولاد ثابت النسب نہیں ہوتی، یہ اولاد آپ کی وراثت کی حقدار بھی نہیں ہو گی۔ اگر مذکورہ عورت اب آپ سے نکاح کر بھی لے، تب بھی مذکورہ اولاد کا آپ کی وراثت میں قطعاً کوئی حق نہیں ہو گا۔ کیونکہ زنا سے پیدا ہونے والی اولاد کا نسب ثابت نہیں ہوتا، البتہ یہ عورت اگر آپ کی منکوحہ ہو اور آپ کی وفات کے وقت زندہ بھی ہو تو وہ، آپ کی میراث میں شرعی لحاظ سے حقدار ہو گی۔ لہذا صورت مسئولہ میں سائل مذکورہ عورت سے نکاح کرے یا نہ کرے بہر صورت زنا سے پیدا ہونے والی اولاد سائل کی وارثت میں حقدار نہ ہو نگی۔

نوٹ: اگر آپ ان بچیوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا چاہتے ہیں تو اپنی زندگی میں ان کو کچھ دے کر اس پر ان کا مکمل شرعی قبضہ کروادیں۔

۱. الوطئ فيه زنا لايثبت به النسب۔ (رد المحتار، كتاب الطلاق، قبيل باب الحضانة كراچى ۵۵۵/۳، زكريا ۲۵۲/۵)
۲. ولد الزنا واللعان بجهة الأم۔ (در مختار، كتاب الفرائض، باب توريث ذى الأرحام، كراچى ۷۹۹/۶، زكريا ۵۵۸/۱۰)
۳. وفى الشامى: تحت بجهة الأم لا شقيقا۔ (شامى، كراچى ۸۰۰/۶، زكريا ۵۵۸/۱۰)
٤. عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قام رجل فقال رسول الله ﷺ: إن فلانا إبنى عاهرت بأمه فى الجاهلية فقال رسول الله ﷺ: لادعوة فى الإسلام ذهب أمر الجاهلية الولد للفراش وللعاهر الحجر۔ (سنن أبى داؤد، الطلاق، باب الولد للفراش، النسخة الهندية ۳۱۰/۱، دار السلام رقم: ۲۲۷۴، مسند أحمد بن حنبل ۲۰۷/۲، رقم: ۶۹۳۳، مشكوٰة شريف ص:۶۸۸)
۵. رجل زنىٰ بامرأة وحبلت منه فلما استبان حبلها تزوجها الذى زنىٰ بها فالنكاح جائز (إلى قوله) وإن جاء ت به لأقل من ستة أشهر ، وفى الخانية: من وقت النكاح لايثبت به النسب ولاترث منه۔ (تاتارخانية زكريا ۲۶۵/۵، رقم: ۷۸۰۹)
٦. الوطئ فيه زنا لايثبت به النسب۔ (شامى، كراچى ۵۵۵/۳، زكريا ۲۵۲/۵)
۷. ويرث ولد الزنا واللعان بجهة الأم۔ (در مختار كراچى ۷۹۹/۶، زكريا ۵۵۸/۱۰)
۸. والقبض لابد منه لثبوت الملك۔ (بدايه، كتاب الهبة، اشرفى ديوبند ۲۸۳/۳ رشيديه ۲۶۷/۳)والله تعالى اعلم بالصواب

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۴/صفر المظفر/۱۴۴۵ھ

2023/09/11ء

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/04
التاریخ: 11/9/23
الجامعة الاشرفية

الجواب صحیح

۲۴ صفر ۱۴۴۵ھ
11/9/2023

اصاب من اجاب

الجواب صحیح